السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے عمرہ ادا کرنے کےلیے مکہ مکرمہ جانے کی نیت کی تو مکہ مکرمہ جانے کے وقت مجھ سے کہا گیا کہ ضروری ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں سے بھی ملاقات کروں تاکہ قطع رحمی نہ ہو تو میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کےلیے عمرہ کا ارادہ ترک کردیا تاکہ مجھےاپنے شوہر کے بھائی کے سامنے نہ جانا پڑجائے'کیونکہ اس سے ملاقات کےلیے مجھے اس کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرنا پڑے گا'تو کیا میرا یہ عمل صحیح ہے یا نہیں؟آپ مجھے کیا نصیحت فرمائیں گے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

یٰأَیُّهَا الَّذینَ ءامَنوا أَطیعُوا اللَّهَ وَأَطیعُوا الرَّسولَ وَأُولِی الأَمرِ مِنكُم ... ۵۹ ... سورة النساء

''اے مومنو!اللہ کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی''

اس آیت میں اولوامر کی اطاعت کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کے تابع قرار دیا گیا ہے'لہذا جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں تعارض ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو مقدم قرار دیا جائے گا کیونکہ خالق کی معصیت لازم آتی ہو تو پھر مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔اپنے شوہر کے بھائی کے سامنے آپ کےلیے منہ ننگا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ آپ جانتی ہیں کہ یہ حرام ہے'لہذا آپ کےلیے واجب یہ ہے کہ اپنے چہرے کو چھپائیں خواہ اس کےلیے آپ کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات منقطع ہوجائیں'کیونکہ قطع تعلق کا سبب وہ خود بنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آتی ہو تو پھر ان کی بات ماننا لازم نہیں ہے لہذا جو بات اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے،آپ وہ ادا کریں اور اگر حدود الٰہی قائم کرنے کی وجہ سے وہ آپ سے تعلقات منقطع کریں تو اس صورت میں ان کے مقابلہ میں آپ کامیاب ہیں اور ان پر بھی واجب یہ ہے کہ احکام الٰہی سن کر یہ کہیں (سمعنا واطعنا) "ہم نے اللہ کے حکم کو سن لیا اور اس کی اطاعت بجالائیں گے" ان کو چاہیے کہ عادات کو اللہ تعالیٰ کی شریعت پر غالب نہ کریں کیونکہ شریعت حاکم ہے'محکوم نہیں ہے'جب کہ عادات محکوم ہیں'حاکم نہیں ہیں۔

خوب جان لینا چاہیے کہ عورت کےلیے سب سے خطرناک چیز شوہر کے رشتہ دار ہیں۔یہ رشتہ دار اجنبیوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں'کیونکہ نبی ﷺ نے جب عورتوں کے پاس جانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار: یارسول اللہ!افرایت الحمو؟ قال: الحمو الموت)) (صحیح البخاري' النکاح' باب لایخلون رجل بامرءة الاذو محرم ۔۔۔۔الخ' ح: ۵۲۳۲ وصحیح مسلم' السلام' باب تحریم الخلوة بالاجنبیة والدخول علیها' ح: ۲۱۷۲)

''عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا'یارسول اللہ!دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟آپ نے فرمایا'دیور تو موت ہے۔''

یعنی خلوت وہ شر ہے جس سے بچنا واجب ہے'اسی طرح "حمو" یعنی خاوند کی طرف سے قریبی رشتہ دار جو کہ بلا روک ٹوک گھر میں آتا جاتا ہے'وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اس کا اپنا گھر ہے جس کی وجہ سے وہ بلا جھجک گھر میں آتا ہے لیکن شیطان اس کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور اس کے دل میں برائی کا خیال ڈال کر اسے برائی میں مبتلا کردیتا ہے۔شیطان نے کتنے ہی لوگوں کو اس برائی میں مبتلا کرکے تباہ وبرباد کرڈالا لہذا اس سے بچنا واجب ہے اور اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے قریبی رشتہ داروں سے بھی پردہ کرے۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ سوال کرنے والی عورت کےلیے واجب یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کے بھائی سے بھی اپنے چہرے کو چھپائے خواہ وہ اس سے ناراض ہوں اور تعلق قطع ہی کیوں نہ کرلیں لیکن اس کے باوجود اسے صلہ رحمی کرتے رہنا چاہیے خواہ وہ کوتاہی کریں کیونکہ کوتاہی کی وجہ سے گناہ انہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص217